ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

جمادی الاول 1388

ظہور 1347

اگست 1968

احمدیہ جماعت کراچی نے قرآن کریم کے تراجم کی نمائش کا حال ہی میں اہتمام کیا تھا۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر ممتاز حسن صاحب ستارہ پاکستان افتتاح کے بعد تراجم قرآن کریم کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ ان کے ساتھ مکرم مولینا محمد اجمل صاحب شاہد مربی جماعت احمدیہ اور مرزا عبدالرحیم صاحب بیگ سیکرٹری اصلاح و ارشاد کھڑے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Dr. Mumtaz Hassan is having a look at the various translations of the Holy Quran on the occasion of the exhibition of the translations arranged by the Ahmadiyya Jamaat, Karachi. With him are seen Maulana Mohammad Ajmal Shahid and Mirza A.R. Beg, Secretary Islaho Irshad.

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا ایمان افروز آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید

ربوہ

ظہور ۱۳۴۷ھ ہش

(اگست ۱۹۶۸ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:۔ دو روپے ؛ فی پرچہ: بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

ترتیب

		صفحہ
•	ہفتہ تحریک جدید (اداریہ)	۲
•	عبادت (اقتباس)	۴
•	ایک شعر	۴
•	روحانیت کا چاند	۵
•	تربیتِ اولاد	۶
•	انوارِ خلافت (نظم)	۷
•	قرآن کریم کے تراجم کی نمائش	۸
•	مارشیس میں جشن آزادی	۱۱
•	ہر لمحہ گذرتا ہے مراعید کی صورت (نظم)	۱۷
•	شذرات	۱۸
•	علاج معالجہ	۲۱
•	اشتہارات	۲۱ تا ۲۴

پبلشر:۔ عبداللطیف خان

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

کتبہ:۔ طالب دعا نور الدین خوشنویس ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳ : ۴۷ ہش

ہفتۂ تحریک جدید

مخلصین جماعت کے لئے تو تحریک جدید کی اہمیت اُس دن بھی کچھ کم نہ تھی جب یہ آسمانی تحریک ابھی منصۂ شہود پر ہی آئی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ ایک اولوالعزم خلیفہ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے جو تحریک پیدا کی ہے تو اس کے نتائج بلاشک و شبہ دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے والے ہوں گے۔ اسلام کا غلبہ تو مقدر ہو ہی چکا ہے، اس کی بنیاد حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی ہی جا چکی ہے، اس کی بسرعت تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک فرزند گرامی ارجمند کے وعدے سے نواز رکھا تھا۔ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرزند گرامی ارجمند تبلیغ اسلام ——— اور فتح اسلام ——— کے لئے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کوئی تحریک کرے تو جماعت کے مخلصین کے لئے کونسے شک و شبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ اسلام کے تبلیغی نظام میں ایک انقلاب برپا ہونے والا ہے۔

اسی لئے تو پہلے ہی سال احبابِ جماعت نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مطلوبہ رقم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئی گنا زیادہ کے وعدے ایک آنِ واحد میں حضورؒ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر کے اِس بات کا ثبوت دے دیا تھا کہ جس قوم کے ہاتھوں اسلام کا غلبہ مقدر ہو چکا ہے وہ دل و جان سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی مستحق ہے اور حتی المقدور اس کے لئے کوشاں بھی۔ کیونکہ کوشش کے بغیر محض تمنا کا ہونا تو ایک بے معنی سی بات ہے ——— یا کم از کم ایک ایسی بات جو بے نتیجہ ہی رہتی ہے۔

اب اِس تحریک کو جاری ہوئے ایک ثلث صدی گذر چکی ہے، دُنیا کے کونے کونے میں اس کی گونج پہنچی ہے اور دنیا کی متعدد اقوام نے اس کے چشمۂ فیوض سے سیرابی حاصل کی ہے۔

اب نہ صرف مخلصینِ جماعت بلکہ غیر از جماعت دوست بھی اِس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ اِس تحریک نے ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ تبلیغ کا ہر طریق بروئے کار لایا جا رہا ہے اور اس کے نیک نتائج روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہیں۔ ایک لحاظ سے تو ہم مطمئن ہیں کہ اِس تحریک نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور اس کے ذریعہ کی گئی کوششوں نے اسلام کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کر دیا ہے لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ جتنی یہ تحریک کامیاب ہوتی چلی جائے گی اتنی ہی ہماری ذمہ واریاں بڑھتی چلی جائیں گی تو اپنی کم مائگی کو دیکھ کر رُوح کانپنے لگتی ہے۔ جو کام ہمارے سپرد ہے اس کے لئے تو ہمارے تمام اموال اور ہم سب کی جانیں بھی قربان ہو جائیں تو یہ سب کچھ اس سے کہیں کم ہوگا جس کی حقیقتاً ضرورت ہے۔ ہمارا بھروسہ ہے تو صرف اپنے خدا پر، کہ اگر اس نے ہماری کم مائگی کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہے تو یقیناً اس میں اس کی کوئی مصلحت ہوگی۔ یہی خیال ہماری ہمت بڑھاتا ہے اور اِسی کے بل بوتے پر ہم اپنے قارئین کو اِس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ اسلام کے لئے قربانی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انہیں ہر بڑی سے بڑی قربانی کی توفیق دے۔ آمین

یکم ظہور سے سات ظہور تک خدام الاحمدیہ "ہفتۂ تحریک جدید" منا رہی ہے۔ آپ ان سے تعاون فرمائیں۔ وہ دراصل آپ ہی کی مدد کا بیڑہ اٹھا رہے ہیں اور آپ ہی کے لئے ثواب کے مواقع بہم پہنچانا ان کے مدِّ نظر ہے۔ پس اگر آپ نے ان سے تعاون فرمایا تو گویا یہ اپنے ہی آپ سے تعاون کے مترادف ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباس

عبادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مومن کو لازم ہے کہ اُس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سُست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی ختم ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اِس عارضی حیاتِ دُنیا کی سوزش اور جلن دُور ہو کر ایمان میں ایک لذّت اور رُوح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا - اِسی واسطے اللہ تعالےٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقینِ کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دُور ہو کر یہ سمجھ میں آجاوے کہ اب مَیں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا۔ بلکہ اب تو نیا ملک، نئی زمین، نیا آسمان ہے اور مَیں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیاتِ ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۲ صفحہ ۹۷-۹۸)

ایک شعر

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بجملت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مندرجہ بالا شعر میں دو باتوں کی طرف واضح اشارہ فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ حضور علیہ السلام نے ادیانِ باطلہ کے ساتھ جو جنگ لڑی ہے وہ قلم کی جنگ تھی، دلائل و براہین کی جنگ تھی۔ نہ اس میں مادی، ہتھیاروں کی ضرورت پڑی اور نہ حضورؑ نے کوئی مادی ہتھیار استعمال فرمائے۔ اور دراصل پُرانی کتب مقدسہ میں مسیحِ آخر الزمان کے لئے یہ بھی علامت کے طور پر بیان کیا گیا تھا کہ وہ دلائل و براہین سے دشمن کا مقابلہ کرے گا۔

دوسری بات صفِ دشمن کی پامالی کا ذکر ہے۔ ادیانِ باطلہ ——— عیسائیت خاص طور پر ——— اب اسلام کے سامنے آنکھ تک نہیں اٹھا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل و براہین کی ضربوں سے وہ اس قدر پامال ہو چکے ہیں کہ خود ان کے گھر میں بھگدڑ مچ گئی ہے۔ عیسائیت کے تو ہر عقیدہ پر عیسائیوں ہی کی طرف سے بھرپور وار کئے جا رہے ہیں۔ اسی پامالی کی طرف حضورؑ نے اشارہ فرمایا ہے۔

روحانیت کا چاند

۲۵ احسان (جون ۱۹۶۸ء) کو محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مدیر اعلیٰ ہفت روزہ لائٹ (انگریزی)
Digitized by Khilafat Library Rabwah
نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بورن (مری) میں ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اپنے تاثرات قلمبند فرما کر الفضل کو اشاعت کے لئے ارسال فرمائے۔ قارئینِ تحریک جدید" کی دلچسپی کے لئے محترم مولانا صاحب موصوف کے تاثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

بورین میں ایک روح پرور نظارہ

ایک عزیز کی تحریک پر جو جماعتِ احمدیہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہیں مَیں نے جماعت احمدیہ ربوہ کے امام کی ملاقات سے مستفید ہونے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ایک دن چل پڑا۔ بورین مری کے مضافات میں ایک جگہ ہے معلوم ہوا کہ حضرت صاحب وہاں کے رسیٹ ہاؤس میں مقیم ہیں۔ چنانچہ ہم راستہ دریافت کرتے کرتے سیدھے وہاں پہنچے۔ جب حضرت صاحب کو علم ہوا تو وہ اپنے قیام گاہ سے نکل آئے مَیں نے انہیں آتے ہوئے دیکھا تو میرا احساس یہ ہوا کہ ان کے نورانی چہرے کو دیکھ کر، کہ گویا افق سے روحانیت کا چاند طلوع ہوا ہے۔ اور اسی وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ جماعت احمدیہ ربوہ کے دوستوں کو مبارکباد دوں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا بلند پایہ امام دیا ہے۔ چنانچہ اِس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مجھے اِس سے بہتر ذریعہ نہیں نظر آیا کہ الفضل کے کالموں کا رہینِ منّت ہو جاؤں اس لئے یہ چند سطور بغرض اشاعت لکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدیت کا درخت ابھی پھل دے رہا ہے اور ایسی ہستیاں پیدا کرتا ہے جن کو ایک نظر دیکھ کر ہی انسان کا دل نورِ ایمان سے پُر ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد سے بہت توقعات وابستہ کی ہیں کہ سلسلہ کے فروغ و ترقی میں اُن کو بہت دخل ہوگا۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب یقیناً ان توقعات کو پورا کرنے والے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے عہدِ خلافت میں احمدیہ تحریک کو بہت عروج حاصل ہوگا۔

موجودہ دُور کے انسان کو ایک زندہ خدا کی تلاش ہے اور حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے محض چہرے پر ایک نظر ڈالنے سے انسان محسوس کرتا ہے کہ زندہ خدا موجود ہے۔

اِن چند سطور کے پیچھے میرا جذبہ یہ ہے کہ مَیں جماعتِ احمدیہ کو مبارکباد دوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسا لیڈر عطا کیا ہے جس کی شخصیت ہر قسم کے تصنع سے بالاتر ہے۔ مَیں نے بہت سے مذہبی پیشوا دیکھے ہیں جو ہفتے کے سات دنوں میں سے چھ دن اپنے جبّہ و دستار اور ریش کے میک اَپ پر صرف کرتے ہیں یہاں مَیں نے اس کے

اُلٹ سادگی دیکھی جو حقیقی روحانیت کی روح ہے۔ بناوٹ اور میک اَپ کہیں کوسوں بھی ان کے نزدیک نہیں گئی اور اس لئے ان کو محض دیکھنا ہی انسان کے اندر نورِ ایمان پیدا کرتا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھے بتایا کہ یورپ کے دَورے میں لوگوں نے اُن سے کیا کیا سوالات کئے اور انہوں نے کیا کیا جوابات دیئے۔ لیکن مَیں کہتا ہوں کہ ان کے دَورے کی کامیابی کا راز ان کی اپنی شخصیت میں تھا۔ یورپ کے لوگ بڑے قیافہ شناس بھی ہیں جس چہرے پر اتنی طمانیت برس رہی ہو اور اس قدر تقدس ہو جو مَیں نے حضرت صاحب کے چہرے پر دیکھا اس سے زیادہ مؤثر تبلیغ یورپ میں اَور کوئی نہیں ہو سکتی۔

(اپنی قلم سے) دستخط

بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل خاکسار محمد یعقوب خاں

برائے اشاعت ۲۹/۶/۶۸ ایڈیٹر لائٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خریداروں سے

۱۔ اگر آپ کے پرچہ پر واجب الادا کی مُہر لگی ہوئی ہے تو مہربانی فرما کر ماہنامے کے چندہ کی جلد تجدید فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے اگلا پرچہ آپکو نہ ملے۔

۲۔ پوسٹ کارڈ پر دس پیسے کا ٹکٹ لگائیں۔ کم ٹکٹ ہونے کی صورت میں ہمیں بے وجہ نقصان اُٹھانا پڑیگا

——— مینجنگ ایڈیٹر

تربیتِ اولاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے نہایت سخت حیرت ہوئی اپنے ایک معزز دوست پر کہ وہ بچے کو پچاس روپے ماہوار صرف جیب خرچ دیتے تھے اور ابھی کہتے تھے مَیں نے اس کا جیب خرچ آگے سے کم کر دیا ہے مَیں اس لئے اسے اتنا جیب خرچ دیتا ہوں کہ تا قادیان میں اس کا دل لگا رہے۔ وہ ایک مخلص شخص ہیں اور ان کا لڑکا بھی گو ابھی بچہ ہے لیکن جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں مخلص ہے۔ مگر یہ طریق بچے کے اخلاق کو سخت بگاڑنے والا ہے۔ بچے کو اُس کا جیب خرچ روزانہ اتنا دینا چاہیئے جس سے اُس کی وقت کی ضرورت پوری ہو جائے۔ پھر ماں باپ کو یہ بھی دیکھ لینا چاہیئے کہ جس ضرورت کے لئے اس نے پیسے لئے ہیں اس پر اُس نے خرچ بھی کئے ہیں یا نہیں۔ پہلے اس سے دریافت کر لینا چاہیئے کہ کس ضرورت کے لئے وہ پیسے لیتا ہے مثلاً وہ خربوزے لینا چاہتا ہے یا آم خریدنا چاہتا ہے یا کیا۔ اور اس بات کی تحقیق کر لینی چاہیئے کہ بتائی ہوئی ضرورت کے مطابق اُس نے چیز لی بھی ہے یا نہیں۔ اگر اس طرح نگرانی کی جائے تو بچے آوارگی سے بچ جائیں گے اور اُن کے پاس آوارہ اور بدعادات کے لوگ جمع نہ ہو سکیں گے۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۷۲، ۱۷۳)

انوارِ خلافت

(مکرم چودھری شبّیر احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد شُکر کہ ہم لوگ ہیں انصارِ خلافت
ہیں قلب و جگر مہبطِ انوارِ خلافت

دنیا بھی گئی دیں بھی گیا ہاتھ سے اُسکے
مُسلم نے کیا جب سے ہے انکارِ خلافت

وہ حزب بھی عبرت کا ہے سامان کہ جس نے
چھوڑا رہِ تحقیر سے دربارِ خلافت

سلطانیٔ جمہور بھی دم توڑ رہی ہے
دراصل زمانہ ہے طلبگارِ خلافت

مِلّت سے جو تھا وعدۂ حق غلبۂ دیں کا
مژدہ ہے اُسی کے لئے گلزارِ خلافت

اسلام پہ شیطان کی یلغار ہے لیکن
ناقابلِ تسخیر ہے دیوارِ خلافت

مایوس و پریشاں نہیں ہونے کی ضرورت
تسکین کا سامان ہے دربارِ خلافت

چھا جائیں گے دُنیا پہ غلامانِ محمدؐ
ہر آن رہیں گے جو وفادارِ خلافت

بوبکرؓ سے تا احمدِ موعودؑ زمانہ
کردار سے سمجھا گئے اسرارِ خلافت

پھر دین کے نور آئے تو پھر یوسفِ ثانی
پھر ناصرِ موعود علمدارِ خلافت

ہے صاحبِ لولاکؐ کی تا حشر حکومت
تا حشر یہ مِلّت ہے سزاوارِ خلافت

شبّیر تمہیں گوہرِ مقصود ہو حاصل
ہر ذرّہ تمہارا ہو فدا کارِ خلافت

قرآنِ کریم کے تراجم کی نمائش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

——— ۱۵ر جون ۶۸ء کو نیشنل بنک آف پاکستان کے سابق مینجنگ ڈائرکٹر (ستارۂ پاکستان) جناب ممتاز حسن نے قرآن کریم کے تراجم کی ایک عظیم الشان نمائش کا افتتاح کیا۔ یہ نمائش نزولِ قرآن کریم کے چودہ سَو سالہ جشن کی تقریبات کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی تھی جس کا اہتمام احمدیہ مسلم فرقے نے اپنی لائبریری واقعہ بندر روڈ ——— نزد ریڈیو پاکستان) میں کیا۔ اِس نمائش میں یورپ، افریقہ اور ایشیا کی مندرجہ ذیل زبانوں کے تراجم زیارت کے لئے رکھے گئے تھے:۔

جرمنی۔ ڈچ۔ ڈینش۔ ترکی،
انگریزی۔ فرانسیسی۔ ہسپانوی۔
سواحیلی۔ یوروبا۔ یوگنڈی۔
چینی۔ جاپانی۔ فارسی۔ ہندی۔
گورمکھی۔ بنگالی۔ سندھی۔ گجراتی
اور اُردو۔

جو ترجمے قریب التکمیل ہیں اُن کے بھی کچھ پارے نمائش میں زیارت و کسبِ فیض کے لئے رکھ دیئے گئے تھے۔ مطبوعہ تراجم کے علاوہ بعض قلمی اور نادر نسخے بھی اِس مبارک تقریب کی زینت تھے۔

تعارفیے اور سپاسنامے کے بعد جناب ممتاز حسن نے بڑے ہی محبت بھرے الفاظ میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں ترجمے کرکے اسلام کی اس حقیقی اساس کی فروغ و اشاعت میں مصروف اداروں اور جماعتوں کی مساعی کو سراہتے ہوئے کہا ——— قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے۔ اسے اکنافِ عالم میں پھیلانا ہر سچے مسلمان کا فرضِ منصبی ہے۔ جو لوگ اور فرقے بھی اِس کارِ عظیم میں مصروف ہیں وہ تعریف و تحسین کے مستحق ہیں۔

جناب حسن نے انکشاف کیا کہ:۔

قرآن کریم کا سب سے پہلا ترجمہ
دوسری صدی ہجری میں سندھ کے علاقہ
میں ہوا جب ایک ہندو راجہ نے مسلمان
حکمران سے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ قرآن
کریم کے مطالب و مضامین سمجھنا چاہتا ہے

نمائش روزانہ شام کے ساڑھے پانچ بجے سے رات کے نو بجے تک کھلی رہی۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں شیدائیانِ اسلام اِن تراجم کو دیکھ کر اپنے نورِ بصیرت میں اضافہ کرتے رہے۔

اِس تقریب سعید کا تعارف کراتے ہوئے تراجم قرآن کریم کی انتظامیہ کے چیئرمین چودھری احمد مختار نے کہا:۔

"——— آج یہ مبارک تقریب اِس غرض سے منعقد

کی گئی ہے کہ آپ حضرات خدا تعالیٰ کی آخری اور دائمی شریعت قرآن مجید کے چودہ سو سالہ جشنِ نزول کے موقع پر ان تراجم کو دیکھ سکیں جو دنیا کی مختلف زبانوں میں کئے گئے ہیں۔ آپ سب اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ یہ کلام اللہ ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا۔ اور اس کا بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ تمام بنی نوع انسان کی مختلف استعدادوں کی ہمیشہ کے لئے اصلاح اور تکمیل اور تربیت کر سکے اور دنیا کو سچی تہذیب سکھلائے۔ قرآن مجید قیامت تک کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری پیغام ہے جس میں نسلِ انسان کی تمام روحانی بیماریوں کا علاج اور تزکیہ و تصفیۂ نفس اور اخلاقِ فاضلہ کے حقائق تمام و کمال بیان کر دیئے گئے ہیں۔ سچ ہے ؏

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے

قرآن کریم کو خدا تعالیٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا جو کہ نہ صرف اپنی فصاحت و بلاغت سے دیگر زبانوں سے ممتاز ہے بلکہ اُمّ الالسنہ ہے۔ یعنی باقی سب زبانیں اس سے نکلی ہیں۔ یہ امر ضروری تھا کہ آخری شریعتِ حقہ کا نزول اسی زبان میں ہو۔ جو باقی تمام زبانوں کے لئے **اصل کی حیثیت** رکھتی ہو۔ خدا تعالیٰ نے سیدنا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو "**رحمۃ للعالمین**" بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی ہمدردی کا دائرہ مکان و زمان کی حدود میں مقید نہیں ہے۔ اس لئے اُمتِ محمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اس خدائی رحمت کے پیغام کو ہر زمانہ میں تمام اقوامِ عالم تک پہنچانے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے۔ اور اس کا مؤثر ترین ذریعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کے حیات بخش پیغام کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کر دیا جائے۔ تاکہ عربی سے ناواقف اقوام بھی اس سے یکساں طور پر بہرہ ور ہو سکیں لیکن یہ امر واضح ہے کہ یہ کام جتنا اہمیت کے ساتھ ساتھ بہت نازک بھی ہے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تراجم صحیح اسلامی تعلیمات کی عکاسی کرنے والے ہوں اور کسی جگہ حقیقی مفہوم اوجھل نہ ہونے پائے۔

صلیبی جنگوں کے بعد

قرآن مجید کا یورپین ممالک میں تراجم کا آغاز صلیبی جنگوں کے بعد ہوا۔ جس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ صلیبی اقوام نے جو مسلمانوں سے ارضِ مقدس میں ایک لمبے عرصے تک برسرِ پیکار رہنے کے بعد شکست کھائی تو پادریوں کو اس امر کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں عیسائی اقوام اسلام کی آغوش میں نہ چلی جائیں اس لئے انہوں نے اسلام اور رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) سے متنفر کرنے کے لئے نہایت ہی زہریلا اور جھوٹا پراپیگنڈہ شروع کیا۔ چنانچہ اس عہد میں

ایک پادری کی تحریک پر دو اشخاص رابرٹ اور ہرمن نے لاطینی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا۔ جو پہلی بار ۱۵۴۳ء میں شائع ہوا۔

یہ کس نوعیت کا ترجمہ تھا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ

اسے ترجمہ کہنا ہی غلط ہے۔ بس چند ایک مطلب کی آیات کا مجموعہ تھا جس کے شروع میں بطور تمہید اسلام کے خلاف مضامین کا اندراج تھا۔ ایک لمبے عرصہ تک یہی ترجمہ اسلامی تعلیمات کا ماخذ بنا رہا جس کی وجہ سے مسیحی اقوام میں اسلام کے متعلق ایک نہایت ہی گھناؤنا تصور راہ پا گیا۔ اس کے بعد یورپین ممالک میں قرآن مجید کے بعض اور تراجم بھی شائع ہوئے لیکن ان میں بھی (کم و بیش) اسلام دشمنی کا یہی جذبہ اور تعصب کارفرما تھا۔ ان میں سے بعض تراجم آپ اس نمائش میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس وقت اس امر کا موقع نہیں ہے کہ ان تمام تراجم کا تفصیلی جائزہ لیا جائے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یورپ اور دیگر اقوامِ عالم کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے قرآن کریم کے صحیح اور مستند تراجم کی از حد ضرورت تھی چنانچہ وقت کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ نے تراجم قرآن مجید کا جامع منصوبہ مرتب کیا اور لاکھوں روپیہ خرچ کر کے دنیا کی اہم زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا کام جاری فرمایا چنانچہ اس وقت تک جن زبانوں میں جزوی یا کلی طور پر تراجم اشاعت پذیر ہو چکے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) انگریزی (۲) جرمن (۳) ڈچ
(۴) ڈینش (۵) سواحیلی (۶) یوروبا
(۷) یوگنڈی (۸) ہندی (۹) گورمکھی

(۱۰) اردو۔

فرنچ کا ترجمہ پریس میں ہے اور اس سال کے آخر تک چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ انشاء اللہ! اس کے علاوہ مندرجہ ذیل زبانوں میں تراجم کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے:-

(۱) سپینش (۲) ملائی (۳) پرتگیزی
(۴) اٹالین (۵) پرشن (۶) روسی
(۷) انڈونیشی (۸) فینٹی (۹) چینی
(۱۰) آسامی۔

جماعتِ احمدیہ کا عزم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کا اس کے متن کے ساتھ دنیا کی تمام اہم زبانوں میں ترجمہ شائع کر دیا جائے۔ تاکہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے اس آخری پیغام سے روشناس ہو سکیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر امن و سکون سے ہمکنار ہوں۔

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری حقیر مساعی کو بارآور کرے اور قبول فرمائے ——— آمین!

قرآن کریم کی اشاعت کے کاموں میں جتنے بھی دوسرے ادارے کام کر رہے ہیں وہ بھی ہمارے نزدیک قابلِ قدر ہیں ——— خدا تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی خدمت اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔"

——— (بشکریہ ہفت روزہ "لاہور")

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارشیس میں جشنِ آزادی

اور

خدا کی باتیں جو پوری ہوئیں!

وزیر اعظم مارشیس کا جماعتِ احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ ماریشس)

۱۲ مارچ ۱۹۶۸ء کا دن مارشیس کی تاریخ میں پھر دوبارہ نہ آئے گا اور اس کی یاد کو لوگ ہمیشہ مناتے رہیں گے کیونکہ اس دن مارشیس ۱۰۰ سال فرانسیسی اور پھر ۱۵۸ سال انگریزوں کی غلامی میں رہنے کے بعد آزاد ہوا اور ہم احمدیوں کے لئے بھی نشان دکھا گیا۔ جس کا مختصر جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

(۱) مارشیس ۷۲۰ مربع میل کا ایک جزیرہ ہے جو بحرِ ہند کے وسیع سمندر میں جنوب کی طرف زمین کا آخری کنارہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے وعدے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا اور پھر اس مصلح موعودؓ کے عہد میں اپنا جلکی پیدائش سے قبل خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور عجیب تو اور ہے کہ سب سے پہلا مبلغ (حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے) شمالی کرہ کے آخری حصہ میں گیا تو دوسرا مبلغ (حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔اے) جنوبی کرہ کے آخری حصہ میں گیا اور ۱۹۱۵ء سے یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی۔ اور جس طرح جسمانی آزادی کی جدوجہد مارچ ۶۸ء میں مکمل ہوئی اسی طرح احمدیت کے ذریعہ سے روحانی ترقی کی جدوجہد کا کامیاب دور مارچ ۶۸ء سے شروع ہوا جب کہ جماعت احمدیہ کی افادیت اور طاقت کا یہاں کے رہنے والوں کو خوب احساس ہوا۔

(۲) مارشیس کی آبادی اب ۸ لاکھ تک پہنچ رہی ہے جس میں اکثریت (۵۲٪) ہندوؤں کی ہے مسلمان ۱۷٪ ہیں۔ باقی چینی، یورپین، افریقن اور مخلوط نسل کے کریول (Creoles) لوگ ہیں آزادی کے علمبردار Independence Party تھی جو تین چھوٹی پارٹیوں کے الحاق سے بنی ہوئی ہے۔ اس کے لیڈر آنریبل ڈاکٹر سر سیوساگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رام غلام (Sir Seewoosagur Ram goolam) صاحب ہیں اور اپنی نرم پالیسی کی وجہ سے پسندیدہ لیڈر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی بیس سالہ جدوجہد کو کامیاب فرمایا اور آج انہیں آزاد ماریشس کا پہلا وزیراعظم بنا دیا۔ اور سر جان شارمینی (Sir John Sharinnie) جو کئی سال سے ماریشس کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں، کو پہلا گورنر جنرل بنا دیا۔ اللہ کرے کہ ان دونوں کی نگرانی اور رہنمائی میں ماریشس دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین

(۳) ۱۲ مارچ یوم آزادی تھا مگر آزادی کی تقریبات ۹ مارچ سے ہی شروع ہو گئی تھیں۔ ۸ مارچ کو بیرونی ملکوں سے پریس کے نمائندگان کافی تعداد میں پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ وزیر اطلاعات نے پریس کانفرنس بلائی جس میں بیرونی اور ملکی اخباروں کے نمائندے شامل تھے۔ ہمارے احمدیہ مسلم مشن کے اخبار Le Message کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ایک اور احمدی دوست بھی ایک اخبار Le Progres Islamique کئی سال سے نکال رہے ہیں۔ ان کا احمدی نمائندہ بھی موجود تھا۔ حکومت نے پریس کو جملہ سہولتیں بہم پہنچائیں جس کی وجہ سے کام میرا بہت سہولت رہی۔ دوسرے دن یعنی ۹ مارچ کو پریس کے نمائندگان کی ملاقات گورنر جنرل اور انتھونی گرین وود وزیر برطانیہ و لیڈر وفد برطانیہ سے گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی اور اسلامی تعلیم پر گفتگو چل پڑی۔ گورنر اور وزراء کے علاوہ دوسرے نمائندگان سے بھی احمدیت کی عالمگیر حیثیت اور کارگزاری پر گفتگو ہوتی رہی۔

۹ مارچ کی شام کو وزیر اطلاعات نے پریس کے نمائندگان کو ایک بڑے ہوٹل میں دعوت دے رکھی تھی جس میں ہمیں بھی شامل ہونے کا موقع ملا اور گورنمنٹ آفیسرز اور مقامی جرنلسٹوں کے علاوہ چیکوسلاواکیہ، چینی، برٹش، بی۔بی۔سی، U.S.I.S اور فرنچ اخبارات کے نمائندگان سے بھی متعارف ہونے کا موقع ملا۔

(۴) ۱۰ مارچ کو ملک بھر میں دعاؤں کا دن منائے جانے کا حکومت نے فیصلہ کیا ہوا تھا اور مرکزی طور پر تین عیسائی چرچوں، چار ہندو مندروں اور دو مساجد میں اہم دعاؤں کا سرکاری طور پر انتظام کروایا گیا تھا۔ اس انتظام کے ماتحت احمدیہ مرکزی مسجد "دارالسلام" روز ہل میں بھی یوم تشکر منایا گیا — جس میں وزیراعظم خود تو شامل نہ ہو سکے انہوں نے اپنے تین نمائندے (۱) آنریبل مسٹر RINGADOO وزیر زراعت و جنگلات (۲) آنریبل مسٹر GHURBURRUN وزیر سوشل سیکیورٹی (۳) آنریبل مسٹر دمن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی بھجوائے۔ علاوہ ان کے ہماری درخواست پر روز ہل کی Religions Committee (جس کا سیکرٹری خاکسار بھی ہے) کے ممبران میں سے تین عیسائی پادری اور ایک ہندو پنڈت صاحب بھی شامل ہوئے۔ احمدی احباب باوجود یکہ اسی دن صبح نماز عید کے لئے مسجد میں حاضر تھے پھر اس دعا میں شامل ہونے کے لئے دوبارہ بھی بکثرت موجود تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد بھائی احمد یداللہ صاحب نبون نے "آزاد لوگوں کی ذمہ داریوں" پر تقریر کی اور

بھائی احمد حسن صاحب سوکیہ نے "احمدی جماعت نے مارشیس کے لئے کیا کیا اور کیا کرے گی" پر تقریر کی۔ پھر ایک کیتھولک پادری شُشُوں SOUCHON صاحب نے تقریر کی اور بتایا کہ وہ اسلامی رواداری سے بے حد متاثر ہُوا ہے اور اس کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ وہ مسجد میں تقریر کر رہا ہے۔ پھر وزیر زراعت نے تقریر کی اور بتایا کہ آج وہ کئی چرچوں، مندروں اور مساجد میں گئے مگر یہ پہلی جگہ ہے جہاں انہیں بولنے کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ آخر میں خاکسار نے بتایا کہ آپ لوگوں نے یہ تو سُن لیا ہے کہ ہمیں اپنے ملک کے لئے دُعا کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ باقی یہ رہ گیا کہ دُعا کیسے کرنی چاہیئے؟ پس دُعائیں جذبہ اور جوش ہو اور مستقل مزاجی سے دُعا کرتے چلے جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ناممکن کو ممکن سے بدل دیگا جیسے حضرت ابراہیمؑ حضرت یونسؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہُوا۔ اس کے بعد قرآن مجید میں سے (موقع کی موزونیت کے مطابق) ۱۲ دعائیں جو سائیکلوسٹائل کر کے ہر ایک کو دیدی گئی تھیں دوہرائی گئیں۔ بالآخر ایک لمبی خاموش دُعا میں سب شامل ہوئے۔ رخصت ہونے سے قبل آزادی کی مٹھائی سے سب کی تواضع کی گئی۔

(۵) ۱۱ر مارچ کو مارشیس کے ایک کُھلے میدان Champ des Mars میں سکول کے طلباء اور نوجوانوں کی Rallye تھی۔ معززین کو نہایت سلیقہ سے جگہ دی گئی۔ ہزاروں بچے کُھلے میدان میں اس طرح کھڑے تھے کہ مارشیس کا نقشہ بنا ہُوا نظر آتا تھا۔ مارشیس کا نیا جھنڈا جو سُرخ، نیلا، زرد اور سبز چار رنگوں کا ہے بچوں نے بڑی نفاست سے بنایا۔ نوجوانوں نے لاریوں پر جلوس نکالا جس میں مارشیس کی ۵۰۰ سالہ تاریخ کے مختلف ادوار کا نمونہ پیش کیا اور بتایا کہ کس طرح آزادی سے پہلے اکثر لوگ غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے اور اب سب برابر ہوں گے۔ اس دن ہمیں بہت سے غیر ملکی مہمانوں سے ملنے کا اتفاق ہُوا اور یہ ملاقاتیں بڑی دلچسپ ہیں۔

(۶) اب ۱۲ر مارچ کا دن آن پہنچا جسکی انتظار شدّت سے ہو رہی تھی۔ صبح سویرے گورنر جنرل اور وزراء نے حلف اُٹھائے اور پھر شان دے مار کے وسیع گھوڑ دوڑ کے میدان میں سب پہنچے۔ اس دن تو حاضرین کی تعداد کا اندازہ ایک لاکھ سے زیادہ کا لگایا گیا ہے۔ ٹھیک ۱۰ بجکر پچاس منٹ پر کارروائی شروع ہوئی۔ پولیس بینڈ اور پولیس کے دستوں کی مارچ پاسٹ ہوئی۔ پولیس کے موٹر سائیکلسٹ نے اپنے کرتب پیش کئے۔ ہیلی کاپٹر بھی آئے اور چند منٹ تک حاضرین کو محظوظ کیا۔ چینی، ہندوستانی اور کریول لوگوں نے بھی مظاہرے پیش کئے۔ آخر میں سوا بارہ بجے گورنر جنرل اور وزیر اعظم میدان میں اُترے، برطانوی جھنڈا ۱۵۸ سال بعد سرنگوں کر دیا اور اس کی جگہ مارشیس کا قومی جھنڈا لہرا دیا۔ ۳۱ توپوں کی سلامی ہوئی اور مبارکباد دیتے ہوئے یہ شاندار جلسہ ختم ہُوا۔ ہمیں بھی وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرنے کا موقع ملا جس کے جواب میں وزیر اعظم صاحب نے فرمایا "شکریہ بہت شکریہ" ملکی اور غیر ملکی معززین سے سینکڑوں کی تعداد میں ملاقاتیں کرنے میں گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف ہو گیا۔

پریس کانفرنس اسی دن شام کو گورنمنٹ پریس سنٹر میں ہوئی جس میں وزیر اعظم صاحب نے اپنی جدوجہدِ آزادی اور آئندہ حکومت کی وضاحت کی اس میں بھی ہمارے احمدی نمائندے موجود تھے۔

دعوتِ خاص۔ اسی دن شام کو وزیر اعظم نے ملک کے بہترین باغ Pamplamusses Garden میں دعوت دی جس میں کم و بیش پانچ ہزار ملکی اور غیر ملکی معززین شامل ہوئے یہ نظارہ بھی خوب تھا جس میں احمدی نمائندگان کو تبلیغ کا خوب موقع ملا۔

۱۳ مارچ کو اردو اکیڈیمی (جو خاکسار کی تحریک پر چند مقامی احباب نے قائم کی ہے) نے ایک مجلس مشاعرہ منعقد کی جس میں عوام کے علاوہ پاکستان کے ہائی کمشنر مکرمی مرزا رشید احمد صاحب بھی شامل ہوئے۔ خاکسار نے بھی اُردو کی اہمیت پر تقریر کی۔ اسی دن شام کو ہندوستان کے وزیر برائے امور خارجہ مسٹر بھگت صاحب کی دعوتِ استقبالیہ میں شمولیت کا موقع ملا جہاں مقامی اور غیر ملکی آفیسران اور عوام سے ملاقاتوں کا خوب موقع ملا۔ روس کے نمائندے سے بھی خوب بات چیت ہوئی اور اسے بتایا کہ ہم احمدیوں کو روس سے کیوں خاص محبت ہے؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں "زار" کے متعلق پوری ہو چکی ہیں اور اب روس میں احمدیت کی ترقی کی پیش خبری بھی جلدی پوری ہونے والی ہے۔ مقامی محکمہ موسمیات کے یورپین آفیسر انچارج سے عید کے چاند کی رویت کے بارہ میں مفید اور دلچسپ گفتگو ہوئی۔

۱۴ مارچ کو بیرونی نمائندگان سے ملنے کیلئے ہمارا وفد ان کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا اور ہر ایک کی میز پر "اسلامی اصول کی فلاسفی" وغیرہ احمدیہ لٹریچر کو دیکھ کر ہمیں بھی خوشی ہوئی اور انہیں جب پتہ چلا کہ یہ لٹریچر ہمارے مشن کی طرف سے تحفۃً پیش کیا گیا ہے تو وہ اور بھی خوش ہوئے۔ (ہم نے ایک سو خوبصورت پارسل بنا کر ہر مہمان کو اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا تھا ہر پارسل میں ہمارے اخبار Le Massage کا آزادی نمبر[1]، خاص قرآن نمبر[2]، اسلامی اصول کی فلاسفی[3] (مطبوعہ لنڈن) اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ[4] کا لنڈن والا خطاب (مطبوعہ لنڈن مشن) تھے۔)

اسی دن شام کو الوداع کہنے کے لئے ہمارا وفد ہوائی اڈہ پر بھی موجود تھا۔ بیرونی نمائندگان اس سے بہت ہی متاثر ہوئے اور ان میں سے اکثر نے برملا اعتراف کیا کہ احمدیہ مسلم مشن نہ صرف ماریشس میں خوب کام کر رہا ہے بلکہ ان کے ملکوں میں بھی اسی طرح کام کر رہا ہے اور ملکی خدمات بجا لا رہا ہے مثلاً نائیجیریا، گھانا، تنزانیہ، سیلون، فجی، گیانا، ٹرینیڈاڈ، پاکستان، انڈیا۔ علاوہ ازیں روس، چین، جاپان، انگلستان، کینیا، ملاوی، زامبیا، گنی، سوازی لینڈ، چیکوسلواکیہ وغیرہ کے نمائندگان سے بھی تفصیلی ملاقاتیں کرنے کا موقعہ ملا۔ فجی کے نمائندہ مسٹر رام رکھا (M.L.C) کی دعوتِ طعام بھی کی گئی۔ وہ احبابِ جماعت سے مل کر بے حد خوش ہوئے اور بتایا کہ فجی کے احمدی ان کے گہرے دوست ہیں مثلاً حاجی عبدالقدوس صاحب۔

نمائش میں شرکت ۔ مقامی یوتھ فیڈریشن نے اس موقعہ پر نمائش کا انتظام کیا۔ جس میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ نے اپنے ممبروں کی بنی ہوئی چیزیں بھی بھجوائیں جو نمائش میں رکھی گئیں۔ اس موقعہ پر بھی خاکسار حاضر ہوا اور وزیر صحت اور دیگر افسران سے ملنے کا موقعہ ملا۔

تہنیت نامے ۔ وزیر اعظم کے نام بیرونی ممالک سے پہنچنے والی مبارکباد کی تاریں مقامی روزناموں میں شائع ہوئیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تار کے علاوہ کینیا احمدیہ مسلم مشن کی تار بھی شائع ہو چکی ہے ـــــ قادیان اور تنزانیہ سے بھی تاریں ملیں۔

اخبار کا آزادی نمبر ۔ ہمارے اخبار Le Message کا آزادی نمبر سب سے پہلے شائع ہوا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریرات کی روشنی میں آزاد حکومت اور آزاد لوگوں کی ترقی کے بارہ میں اسلامی تعلیم پیش کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص پیغام بھی شائع ہوا جو حضور نے اس موقع کے لئے بھجوایا تھا اور آنریبل ڈاکٹر سر سیوساگر رام غلام صاحب وزیر اعظم کا ایک خاص پیغام بھی شائع ہوا جو انہوں نے اس اخبار کے لئے بھجوایا تھا جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میں خوشی سے احمدیہ ایسوسی ایشن آف ماریشس کو مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کے ممبران نے ماریشس کی ترقی اور بہتری کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔

میں نے یہ بھی خوشی کے ساتھ سنا ہے کہ احمدیہ جماعت اپنے اخبار کا ایک خاص نمبر جشنِ آزادی کے موقع پر نکال رہی ہے۔"

(دستخط) رام غلام

وزیر اعظم ۔ ۱۴ مارچ ۱۹۶۸ء

حرفِ آخر ۔ جشنِ آزادی کے حالات پیش کرنے کے بعد اب خاکسار یہ بتانا چاہتا ہے کہ ہمارا خدا۔ جو حی و قیوم ہے اُس نے ان سارے حالات کی خبر پہلے سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کو دیدی تھی مثلاً حضور نے اپریل ۶۶ء میں رؤیا دیکھی تھی کہ (۱) خاکسار یہاں پہنچا ہے (۲) بڑے زبردست انقلابات آئیں گے (۳) اور یہ انقلابات احمدیت کے لئے مفید ثابت ہونگے۔ پھر ۳۰ جنوری ۶۸ء کو حضور کو الہام ہوا:۔

"نشانِ فتح نمایاں ۔۔۔۔ برائے ما باشد"

اور حضور فرماتے ہیں کہ شاید یہ ماریشس کے متعلق ہو۔

انقلابات جماعت میں اندرونی طور پر ۶۶ء سے آرہے ہیں۔ اس مختصر عرصہ میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے شاندار کارناموں نے ملک میں احمدیت کی دھاک بٹھا دی ہے قرآن پاک کی نمائش جو فروری ۶۷ء میں ہوئی اس نے جماعت کے تبلیغی کاموں کا چرچا ہر گھر میں پھیلا دیا۔ پھر جنوری ۶۸ء میں تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کے افتتاح نے محکمہ تعلیم کو خوب متاثر کیا کہ انہوں نے پہلے دو ماہ میں ہی ہمارے ساتھ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسنِ سلوک کیا کہ دوسرے اداروں کے ساتھ سالوں میں بھی نہیں ہوتا۔ عیسائیت کی کھُلم کھُلا شکست ہوئی جبکہ ایک پادری جو دُعا سے بیماروں کو اچھا کرتا تھا ہمارے چیلنج کی تاب نہ لاکر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ ۶۱-۱۹۶۳ء میں دارالسلام جیسی شاندار مسجد کی تکمیل کے بعد اب جماعت کو دو منزلہ مشن ہاؤس بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ ملکی لحاظ سے بھی انقلابات آئے اور آرہے ہیں جن کو ملک کی تاریخ میں اور بعض کو دنیا کی تاریخ میں یکتا قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً مئی ۱۹۶۶ء میں مقامی سیاسی مشکلات کا حل یہاں ہی برطانیہ کے وزیر مسٹر John Stonehouse نے کیا اور بتایا کہ اس قسم کا تصفیہ دنیا میں پہلی بار ہوا ہے کہ کسی ملک کی سیاسی گتھیوں کو اسی ملک کی سرزمین میں ہی سلجھایا جائے۔ پھر گزشتہ سال ۳۰ رجولائی کو مارشیس کے تمام مذہبی لیڈروں نے ایک کانفرنس کو خطاب کیا اور دُعاؤں میں شریک ہوئے۔ ایسا نظارہ مارشیس میں پہلی بار دیکھنے میں آیا اور شاید دنیا میں بھی پہلی بار ایسا ہوا ہو۔ پھر جنوری ۱۹۶۸ء میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان زبردست فسادات ہوئے جس کی نظیر یہاں کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ۱۲ رمارچ کو آزادی آئی حالانکہ ملک کے بز ۴۴ ووٹروں نے اس کے خلاف ووٹ دیا تھا۔ آزادی کے موقع پر ہر ملک میں عَلَم آزادی رات کے بارہ بجے لہرایا جاتا رہا مگر یہاں یہ دن کے بارہ بجے لہرایا گیا۔ پھر حکومتِ برطانیہ کی غلامی سے آزاد ہونے والا یہ پہلا ملک ہے جہاں ملکہ کا کوئی نمائندہ نہ پہنچ سکا اور خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ حضور کی رہنمائی میں ہم نے جشنِ آزادی کا پروگرام جنوری ۱۹۶۸ء کے پہلے ہفتہ میں مقامی اخباروں میں شائع کروا دیا تھا۔ مخالف پارٹی کے لوگوں نے اس پر طعنے کسے مگر جنوری کے فسادات وغیرہ نے انہیں بھی مجبور کر دیا کہ وہ بھی اپنی طرف سے جشنِ آزادی کا پروگرام بنائیں۔ گویا خوب ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر ایک بار پھر پورا ہوا ؎

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

اور ادھر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے پروگرام کی وجہ سے نہ صرف ہندوؤں کی حمایت دلوادی بلکہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کا موقع ملا اور عیسائی چرچوں کو باوجود مخالفت کے ہمارے پیچھے آنا پڑا اور ہر سہ طبقات کے عوام و خواص میں احمدیت کا وقار بڑھا۔ پھر غیر ملکی نمائندوں کو اتنی کثرت سے پہلی بار ملنے اور مؤثر رنگ میں تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ ایسا موقع مجھ جیسے عاجز اور بے کس انسان کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا اور نہ ہی مارشیس جیسے چھوٹے سے جزیرہ میں اس کی توقع ہو سکتی تھی۔ ہمارا ایمان ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت کو چار چاند لگانے کے لئے کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئندہ بھی ایسے حالات پیدا کرے اور ہمیں ایسا کام کرنے کی توفیق دے کہ حضور کی خوابیں اور الہامات پہلے سے بڑھ کر پوری شان سے پورے ہوں، اور یہ لوگ بھی خدا کی ہستی کو دیکھیں اور اس سے بہرہ ور ہوں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ہر لمحہ گزرتا ہے مرا عید کی صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو چشمِ تمنا میں ہے امید کی صورت
نکلی ہے نہ نکلے گی کوئی دید کی صورت

ہر آن لبِ بام ہلالِ خمِ ابرو
ہر لمحہ گزرتا ہے مرا عید کی صورت

رہ جاتے ہیں دل تھام کے وہ بھی سرِ محفل
اشکوں میں لرزتی ہے جو امید کی صورت

تنقید بھی کرتے ہیں تو ملتی ہے مجھے داد
وہ داد بھی دیتے ہیں تو تنقید کی صورت

اللہ رے احساسِ غلط کاریٔ انساں
تثلیث کو منواتے ہیں توحید کی صورت

انجامِ سفر کیا ہے مجھے کچھ نہیں معلوم
مہر و مہ و انجم تو ہیں تمہید کی صورت

آنکھوں کو نسیم آج ذرا بند تو کرنا
شاید کہ نکل آئے کوئی دید کی صورت

شذرات

اقدار کی پختہ دیواریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادیانِ باطلہ کی مذہبی اقدار کی پختہ دیواریں ایک ایک کر کے گر رہی ہیں۔ سُنتے آئے تھے کہ پوپ کی ہر بات ـــــ کم از کم مذہبی عقائد اور عملی زندگی کی تشکیل ـــــ گویا الہام ہی کا درجہ رکھتی ہے یعنی اس کے غلط یا ناقابلِ عمل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو پوپ نے کہہ دیا سو درست۔ اور کیتھولک عیسائیوں کے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالنا ایسا ہی فرض ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ بات ان کے پیشوا یعنی یسوع مسیح نے کہی ہو۔ لیکن وقت بدلتا چلا جا رہا ہے اور حالات پلٹا کھا رہے ہیں، لوگ ہر بات کو پرکھنے کے عادی ہوتے چلے جا رہے ہیں اور پوپ کو بھی پہلے سے زیادہ غور و خوض کی ضرورت پیش آنے لگی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو اپنی کہی ہوئی بات کو یا کہی جانے والی بات کو واپس لینا پڑ رہا ہے۔

حال ہی میں جو واقعہ پیش آیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک لمبے عرصہ سے کیتھولک عیسائی اس بات کے منتظر تھے کہ پوپ برتھ کنٹرول پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اور چرچ کے لئے ہدایات جاری کریں گے کہ ان کے پیروکاروں پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ عائد ہوتے ہیں۔ چنانچہ پوپ نے ایک ڈرافٹ تیار کیا اور لاطینی زبان سے دوسری زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہو گئے اور پوپ نے وہ تراجم اشاعت کے لئے منظور بھی کر لئے۔ بلکہ پوپ کا یہ بیان چھپنا بھی شروع ہو گیا لیکن اس بیان کو شائع کرنے سے چند روز قبل اس پر خطِ تنسیخ پھیر دیا گیا ایسا کیوں ہوا۔؟ اس لئے کہ یورپ کے بہت سے بڑے بڑے عیسائی پادریوں کے خیال میں پوپ کا یہ بیان قابلِ قبول نہ تھا۔ انہیں اس سے بنیادی اختلاف تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس بیان کے چھپنے سے عیسائیوں کی زندگیوں پر بہت بُرا اثر پڑے گا۔ ایک پادری کونگ (CONIG) تو دی آنا سے ہوائی سفر کر کے فوری طور پر پوپ کے پاس پہنچے اور نہایت ادب سے درخواست کی کہ یہ بیان منسوخ کر دیا جائے۔ انہوں نے صاف صاف الفاظ میں پوپ سے کہہ دیا کہ یہ بیان انتہائی غیر دانشمندانہ ہے اور اس سے عیسائی تنظیم کو سخت دھکا لگے گا۔ جو پادری پوپ تک پہنچ نہ سکے انہوں نے بلجیم اور جرمنی سے ٹیلیفون پر بات کر کے اس بیان کو واپس لینے پر زور دیا۔ بات یہ ہے کہ پادریوں کا جو کمیشن برتھ کنٹرول کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز پیش کرنے کا ذمہ دار تھا پوپ کو اس کمیشن کی تجاویز سے بنیادی اختلاف تھا اور اسی لئے پوپ نے ان کی تجاویز کو رد کر دیا تھا۔ گویا کہ پوپ کا اپنا بیان ان تجاویز ہی کی مخالفت میں لکھا گیا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ پوپ کا ارادہ یہی ہے کہ وہ اپنا بیان ضرور شائع کریں گے کیتھولک عیسائیوں کو مجبور کریں گے کہ ان کے ساتھ ہمخیال ہو کر برتھ کنٹرول کو ناجائز سمجھیں لیکن وہ ایسا کب کرینگے یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اور اگر وہ ایسا کر بھی دیں تو ایک دفعہ اس بیان کو واپس لینے سے پوپ کے متعلق اس نظریہ کو کہ ان کی ہر بات غلطی سے پاک ہوتی ہے زبردست دھکا لگ چکا ہے۔

انسانی قوانین

انسانوں کے بنائے ہوئے قانون ایک وقت میں اگر مفید بھی نظر آتے ہوں تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہمیشہ مفید ہی ثابت ہوتے رہیں گے۔ ایسے قوانین بنانے والے جس قدر جوش و خروش سے لوگوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے ہیں اسی جوش و خروش سے بعد میں آنے والے ان کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ان بندھنوں سے آزاد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

عیسائی پادریوں کا ایک مخصوص لباس ہوتا ہے۔ عیسائی عورتیں جو عیسائی مشنوں میں کام کرتی ہیں اور جنہیں Sisters کہا جاتا ہے اُن کا لباس بھی چرچ ہی کا تجویز کردہ ہے۔ انہیں عام کپڑے پہننے کی اجازت نہیں ہے۔

لیکن حال ہی میں اس طبقہ کی طرف سے احتجاج کیا گیا ہے اور اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ عام کپڑے پہننے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ چنانچہ چند ایک Sisters نے تو اس سلسلہ میں عملی اقدام بھی اُٹھایا ہے۔ امریکہ کے رسالہ ٹائم (TIME) کی ۲۱ جون کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ لاس انجلز کی بعض Sisters نے عام لوگوں جیسے کپڑے پہننے شروع کر دیئے ہیں۔ افسرانِ بالا نے انہیں دھمکی دی ہے کہ اس اقدام کے نتیجہ میں انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ ان راہباؤں نے اس دھمکی کے خلاف پوپ کے پاس شکایت کی تو ایک کمیشن بٹھا دیا گیا۔ دیکھیں کمیشن کا آخری فیصلہ کیا ہوتا ہے اور یہ راہبائیں اپنی ملبوساتی آزادی کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوتی ہیں۔

عیسائیت اور سائنس

سائنس اور مذہب ——— یہ مسئلہ روز بروز اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ سائنس دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ ہر لمحہ سائنس کی دنیا آگے بڑھ رہی ہے۔ خیالات میں تبدیلی کی رَو اتنی تیز ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ چلنا بھی محال ہے۔ انسانی عقل حیران ہے کہ انسان کیا کچھ سوچ سکتا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس کُرۂ ارضی کی کُنہوں کی کھوج لگاتا اور خلاؤں میں گھومتا ہُوا دنیا کو کہاں سے کہاں لئے جا رہا ہے۔

مذہب ان سب باتوں کے متعلق کیا کہتا ہے، مذہب کے بنیادی عقائد سائنس کی تحقیقات کو کن نظروں سے دیکھتے ہیں اور اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں یا اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں؟ ہر فردِ بشر جو مذہب اور سائنس کے نام سے آگاہ ہے یہی کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اب صرف اور صرف وہی مذہب زندہ رہنے کا حق رکھتا ہے جو انسانی عقل کی سائنسی دَوڑ میں اس کا ساتھ دے سکے گا۔

اِس سلسلہ میں عیسائیت کو سب سے بڑا خطرہ یہی لاحق ہے کہ نہ صرف یہ کہ سائنس عیسائیت کے مزعومہ حقائق کو طشت از بام کرتے ہوئے اِس مذہب کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہی ہے بلکہ سائنسدانوں کی ابھی تک اکثریت بھی عیسائی ہے۔ اس سے عیسائی عوام پر سائنس اور بھی زیادہ مہلک اثر چھوڑتی ہے۔ لیکن اِس مشکل کا حل کیا ہے؟

عیسائی حضرات کے خیال میں اس کا حل یہ ہے کہ جہاں جہاں اور جب بھی عیسائی نظام نے اپنے مذہب سے سائنس کے تصادم کو اس طرح دُور کرنے کی کوشش کی ہے کہ سائنس کی بات کو یکسر ردّ کیا ہے اور سائنسدانوں کو زیرِ عتاب رکھا ہے وہاں اب فیصلہ پر نظرِ ثانی کر لی جائے اور سائنسدانوں کی بریّت کر دی جائے۔ ان کے خیال میں سب سے گہرا زخم تو وہ تھا جو گلیلیو گلیلی کے اس نظریے کو ردّ کرنے سے لگا کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اس زخم سے ابھی تک خون رِس رہا ہے۔

اب سُنا ہے کہ اس قضیّہ کا دوبارہ فیصلہ کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ وی آنا کے کارڈی نل کونگ (Cardinal Konig)

اِس خبر کے ذمہ وار ہیں کہ عنقریب ہی پوپ کی مجلس اِس معاملہ کو زیرِ غور لانے والی ہے۔ اگرچہ پوپ کی مجلس کی ایک میٹنگ جو حال ہی میں منعقد ہوئی تھی اس میں پوپ نے کہا تھا کہ ہم نے تو مدّت سے سائنس کے ساتھ صلح کر لی ہوئی ہے اس لئے اس مسئلہ کو دوبارہ پیش کرنا کسی صورت میں بھی ضروری نہیں۔ لیکن کونگ کی دی گئی خبر کے بعد پوپ کی خاموشی لوگوں کے خیال میں اِس بات کی غمّاز ہے کہ آئندہ مجلس میں یہ معاملہ پھر پیش ہوگا اور بائیبل کی تعلیمات کے باوجود گلیلیو کو معاف کر دیا جائے گا اور اس کی تھیوری کو مذہباً بھی درست مان لیا جائے گا۔

مغربی جرمنی کے نوبل پرائز حاصل کرنے والے سائنسدان اڈولف موئس باؤر کا خیال ہے کہ گلیلیو پر یہ اتنا بڑا احسان نہیں ہوگا جتنا کہ عیسائیت پر۔

علاج معالجہ

تحریک جدید کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ڈاکٹر صاحبان کو جو ہدایات دی تھیں ان کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا :-

"عام طور پر جب کوئی روپیہ خرچ نہ کر سکے تو اُسے کہہ دیا جاتا ہے کہ تمہارا کوئی علاج نہیں ہو سکتا حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بیماری کا علاج تو سَو روپے کا ٹیکہ رکھا ہو لیکن دیا اس کو ایک پیسہ نہ ہو۔ اگر یہ بات تسلیم کی جائے تو اس سے خدا تعالیٰ پر الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے ایک شخص کے جسم میں بیماری تو پیدا کر دی جس کا علاج سَو روپے کے ٹیکوں کے سوا اور کسی طرح نہیں ہو سکتا تھا مگر اسے علاج کے لئے ایک پیسہ بھی نہ دیا۔ بہرحال دو صورتوں میں سے ایک صورت ہمیں ضرور تسلیم کرنی پڑے گی۔ یا تو ہمیں یہ کہنا پڑیگا کہ ڈاکٹر جھوٹا ہے یا ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ ظالم ہے۔ اب ڈاکٹر خود ہی سمجھ لیں کہ وہ اِن دونوں میں سے کس بات کو درست تسلیم کرنے کی امید ہم سے کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر بات ہے کہ خدا تعالیٰ پر الزام عاید نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہمیں یہ کہنا پڑے گا کہ وہ ڈاکٹر غلطی پر ہیں جو قیمتی دواؤں کے سوا اور کوئی علاج ہی نہیں بتا سکتے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر، دمہ

جوڑوں اور اعصاب کی دردوں

اور پرانے درد سر کے لئے اونچی طاقت کی

چار خوراکی اکسیریں نہایت کامیاب ہیں۔

ہر مرض کی اکسیر قیمت دس روپے ہے

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

بفضلِ خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر،

دمہ، پرانا بخار، پتھری ریت، جوڑوں کا درد، اولاد نہ

ہونا، جسمانی کمزوری، دماغی و اعصابی کم طاقتی کا

بہترین علاج طلب فرمائیں

مُفت

خط لکھ کر کتاب "آب حیات" منگا کر

اپنی صحت کو چار چاند لگائیں۔!

چشتیہ دواخانہ شیرو،

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

مفت مفت

"ہومیو انجکشن ڈاکٹر"

رجسٹرڈ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کیلئے ہر قسم

کے انجکشن ۵ سی سی وائلوں میں تیار کئے جا رہے ہیں۔

"ہومیو انجکشن ڈاکٹر" نامی کتاب اور فہرست پیٹنٹ

انجکشنز مفت طلب کیجئے۔

مینجر ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوریہ

(کھاریاں) گجرات

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اِس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اِس میں

وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ ۱۹۴۸ء سے

۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر ناغہ کے وصول ہوگا۔

اِسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے!

مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس۔ پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

سرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ حسبرٹ روڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۴

نورِ فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

قیمت صرف ایک روپیہ

مع محصول ڈاک

سیفی برادرز۔ ربوہ ضلع جھنگ

OUR FOREIGN MISSIONS

اگر آپ

بیرونی ممالک میں ہماری تبلیغِ اسلام کی کامیاب کوششوں کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ہم سے صرف ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر مفت منگوائیں۔!

(ادارہ "تحریکِ جدید" ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دیں۔ اسکی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ——— چھ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مینیجر الفرقان ربوہ) ———

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ——— اوّلین ——— شہرۂ آفاق **حبّ اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بیس روپے	**زد جام عشق** طاقت کی لاثانی دواء
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف مستعمرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**نرینہ اولاد گولیاں** انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دواء تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز (چوک گھنٹہ گھر) گوجرانوالہ** بالمقابل ایوان محمود رضؓ ربوہ	**معین الصحت** تلی، بھس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے